اسلامی نظریاتی کونسل اجلاس نمبر:224 تجاویز

از ڈاکٹر ابوالحسن محمد شاہ الازہری

ممبر اسلامی نظریاتی کونسل

وائس پرنسپل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

ایجنڈا آئٹم نمبر: 1

قومی نصاب سے اسلامی تعلیمات پر مشتمل مواد کا اخراج۔ڈاکٹر شعیب سڈل کمیشن کی رپورٹ

معزز چیئرمین صاحب اور قابلِ احترام اراکینِ کونسل!

1. حسبِ ضابطہ یہ ناچیز اس اہم ترین معاملے پر اپنی ناقص رائے کا اظہار کرنا چاہے گا۔اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے ساتھ ایک والہانہ اور جذباتی وابستگی ہر مسلمان کے ایمان کی روح ہے۔اس قلبی تعلق کے بغیر ایمان کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور آپ ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ امنِ عالم کی ضمانت دیتے ہیں۔یہ فقط ایک عاشق کے جذبات نہیں بلکہ بولتی ہوئی حقیقت ہے جس کی صداقت کی گواہی اسلامی تاریخ کا ایک ایک ورق دے گا۔ایک ایسا ملک جہاں مسلمانوں کی غالب اکثریت ہو وہاں کے قومی وملکی نصاب میں سیرتِ نبوی سے متعلق مواد کی محض ایک محدود سطح پر شمولیت ایک تکلیف دہ پہلو ہے اور پھر اس پر مستزاد کہ اس محدود شمولیت کو بھی معدوم کرنے کے عزائم ہماری محرومی اور سیاہ بختی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نصاب میں شامل حمد اور نعت کے سبق پڑھ کر کسی مسلمان نے کسی عیسائی یا ہندو کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہو۔رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرکے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سکول کے کسی بھی جماعت کے طالب علم نے اقلیتوں کے خلاف نفرت کا علم بلند کر دیا ہو۔کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اردو کی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے اوصاف پڑھ کر کوئی طالب علم غیر مسلموں کی عبادت گاہوں پر حمہ آور ہو گیا ہو۔

چرچ حملے نصابِ تعلیم نہیں بلکہ سراسر ناقص سیکیورٹی اقدامات کا نتیجہ تھے۔کسی بھی سیکیورٹی ادارے کی ناکامی کا غصہ نصابِ تعلیم پر نکالنا انتہائی غیر ذمہ دارانہ اور نامناسب طرزِ عمل ہے۔اس لیے میرے خیال میں حکومت کی انتظامی غفلت کو نصاب اور مذہبی تعلیمات کے ساتھ جوڑنا بذاتِ خود ایک نفرت انگیز عمل ہے۔

2. یہ ناچیز معزز کونسل کے سامنے ایک سوال رکھنا چاہتا ہے اور یہ فقط ایک جذباتی کیفیت کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ آئین و قانونِ پاکستان کی پاس داری کا معاملہ بھی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے اخلاق و خصائل اور سیرت کو "نفرت انگیز" کے عنوان کے تحت ذکر کرنا کیا یہ توہینِ رسالت کے زمرے میں نہیں آتا؟ باالفاظِ دیگر اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور اخلاق کے بارے میں یہ الفاظ استعمال کرے کہ یہ "نفرت انگیز" ہیں (معاذ اللہ) تو کیا یہ 295 سی کے تحت توہین رسالت کے زمرے میں نہیں آئے گا؟ کونسل کو اس پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے اور سپریم کورٹ اور شعیب سڈل کی تجاویز پر معذرت خواہانہ رویہ اپنانے کی بجائے کونسل اقدامی رویہ اختیار کرے اور یہ فقط ملکی امن کا نہیں بلکہ ہمارے ایمان کا مسئلہ بھی ہے۔ ہم کیسے سیرت مقدسہ اور اخلاق عالیہ کے بارے میں "نفرت انگیز" جیسے لفظ کو ٹھنڈے پیٹوں برداشت کر سکتے ہیں؟

ایجنڈا آئٹم نمبر: 3

اشتہارات میں مقدس ہستیوں کے اسماء کی اشاعت کے بارے میں مستقل پالیسی تشکیل دینے کی تجویز

اخبارات میں قرآن وحدیث کے اقتباسات یا مقدس اسماء کی اشاعت ایک ایسا معاملہ ہے جس سے بچنا ممکن ہی نہیں ہے۔ ہر معاملہ حکومت کے سر ڈالنے کی بجائے بہتر ہے کہ عوام میں اس بارے میں شعور اجاگر کیا جائے اور انہیں اس حوالے سے ایک ذمہ دار شہری کا کردار ادا کرنے کی ترغیب دی جائے۔ ٹاؤن اور محلے کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور ان مقدس اوراق کو ٹھکانے لگانے کا انتظام کیا جائے۔ قرآنی آیات اور احادیث کا ترجمہ بھی اتنا ہی قابلِ احترام ہے جتنا کہ ان کی اصل عربی عبارت حتیٰ کہ اکثر فقہائے احناف نے تو ترجمہ قرآن کو بھی بلاوضو چھونے کی اجازت نہیں دی۔ اس لیے فقط ترجمہ شائع کرنے کی تجویز سے معاملہ حل نہیں ہو گا۔ اس کے لیے دعوت اسلامی کے کام سے سیکھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے مقدس اوراق کے لیے مجلس تحفظ مقدس اوراق قائم کی ہوئی ہے۔ اس لیے بہتر ہے کہ محلے کی سطح پر یہ شعور اجاگر کیا جائے اور ان اوراق کو ٹھکانے لگانے کا مناسب اور موافقِ شریعت راستہ اختیار کیا جائے۔ یہ کام فقط حکومت کے بس کا نہیں ہے اس کے لیے عوام کو خود کچھ ذرائع و وسائل پیدا کرنے پڑیں گے۔ ہاں اتنا ہو سکتا ہے کہ ہر علاقے میں حکومت کی سرپرستی میں اس شعور کو اجاگر کرنے کی مہم چلائی جائے۔

ایجنڈا آئٹم نمبر:4

قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کی ذیلی کمیٹی کا قیام بابت یکسانیت تمام قوانین متعلق ختم نبوت۔۔۔۔

اس ایجنڈے میں اسم گرامی محمد ﷺ کے ساتھ درود وسلام کے صیغہ میں اختصار کی ایک تجویز دی گئی ہے۔ اس ناچیز کی رائے میں اس تجویز پر دوبارہ غور کر لیا جائے تو بہتر ہو گا۔ تقریباً تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ کسی بھی تحریر میں اسم گرامی کے ساتھ درود وسلام کے صیغہ میں اختصار جائز نہیں ہے۔ دوسری طرف فقہاء کی اکثریت اس بات پر متفق نظر آتی ہے کہ کسی بھی تحریر و تقریر میں اسم گرامی کی تکرار کے ساتھ درود وسلام کے صیغہ کا تکرار واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔ اس لیے اس خاکسار تجویز یہ ہے کہ اسم گرامی کے ساتھ اگر صیغہ درود و سلام لکھا جائے تو مکمل ہی لکھا جائے اختصار نہ کیا جائے اور اگر اسم گرامی کا تکرار ہو تو واجب کی ادائیگی کے لیے ایک بار درود وسلام لکھا اور پڑھا جائے اس کے بعد اسم گرامی ذکر ہونے کی صورت میں درود سلام واجب نہ ہو گا بلکہ مستحب ہو گا اگر کوئی پڑھ لے تو بہت عمدہ عمل ہو گا اور اگر کوئی نہ پڑھے تو گناہ گار نہ ہو گا۔ لیکن ضروری ہے کہ درود وسلام کے اختصار جیسے ناپسندیدہ عمل سے ہر حال میں اجتناب کیا جائے۔ علماء کی تصریحات درج ذیل ہیں:

1. حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۸۳۱۔۹۰۲ھ) لکھتے ہیں:

وَاجْتَنِبْ أَيُّهَا الْكَاتِبُ الرَّمْزَ لَهَا أَيْ لِلصَّلَاةِ عَلٰى رُسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَطِّكَ، بِأَنْ تَقْتَصِرَ مِنْهَا عَلٰى حَرْفَيْنِ، وَنَحْوِ ذٰلِكَ، فَتَكُونَ مَنْقُوصَةً صُورَةً، كَمَا يَفْعَلُهُ الْكِسَائِيُّ وَالْجَهَلَةُ مِنْ أَبْنَاءِ الْعَجَمِ غَالِبًا وَعَوَامُّ الطَّلَبَةِ، فَيَكْتُبُونَ بَدَلًا عَنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ص، أَوْ صم، أَوْ صلم، أَوْ صلعم، فَذٰلِكَ لِمَا فِيهِ مِنْ نَّقْصِ الْأَجْرِ لِنَقْصِ الْكِتَابَةِ خِلَافُ الْأَوْلٰى.

"اے لکھنے والے! اپنی لکھائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود کی اس طرح رمز لکھنے سے اجتناب کرو کہ دو یا تین چار حرفوں پر اکتفا کر لو۔ اس طرح درود کی صورت ناقص ہو جاتی ہے، جیسے کسائی، بہت سے جاہل عجمی لوگوں اور اکثر طلبہ کا طرز عمل ہے۔ وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ص، صم، صلم یا صلعم لکھتے ہیں۔ یہ طریقہ کتابت میں نقص کی وجہ سے خلافِ اولیٰ ہے۔" (فتح المغیث بشرح ألفیۃ الحدیث: 3/71، 72)

2. علامہ ابو یحییٰ زکریا انصاری رحمہ اللہ (م:۹۲۶ھ) لکھتے ہیں:

وَتُسَنُّ الصَّلَاةُ نُطْقًا وَّكِتَابَةً عَلٰى سَائِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ صَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، كَمَا نَقَلَهُ

النَّوَوِيُّ عَنْ إِجْمَاعِ مَنْ يُّعْتَدُّ بِهٖ.

"تمام انبیاے کرام اور فرشتوں پر بول اور لکھ کر درود و سلام بھیجنا مسنون ہے، جیسا کہ علامہ نووی رحمہ اللہ نے تمام معتبر اہل علم کے اجماع سے یہ بات نقل کی ہے۔" (فتح الباقي بشرح ألفية العراقي: 2/44)

3. علامہ ابن حجر ہیتمی (۹۰۹۔۹۷۴ھ) لکھتے ہیں:

وَكَذَا اسْمُ رَسُولِهٖ بِأَنْ يُّكْتَبَ عَقِبَه، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ جَرَتْ بِهٖ عَادَةُ الْخَلَفِ كَالسَّلَفِ، وَلَا يُخْتَصَرُ كِتَابَتُهَا بِنَحْوِ صلعم؛ فَإِنَّه، عَادَةُ الْمَحْرُومِينَ.

"اسی طرح اللہ کے رسول کے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا چاہیے۔ خلف وسلف کی یہی عادت رہی ہے۔ البتہ درود کا اختصار لکھنا، جیسے صلعم، یہ محروم لوگوں کی عادت ہے۔" (الفتاوی الحدیثیۃ: 1/164)

4. علامہ طیبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِبَارَةٌ عَنْ تَعْظِيمِهٖ وَتَبْجِيلِهٖ، فَمَنْ عَظَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَبِيبَه،؛ عَظَّمَهُ اللّٰهُ، وَرَفَعَ قَدْرَه، فِي الدَّارَيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يُعَظِّمْهُ؛ أَذَلَّه، اللّٰهُ، فَالْمَعْنٰى : بَعِيدٌ مِّنَ الْعَاقِلِ، بَلْ مِنَ الْمُؤْمِنِ الْمُعْتَقِدِ أَنْ يَّتَمَكَّنَ مِنْ إِجْرَاءِ كَلِمَاتٍ مَّعْدُودَةٍ عَلٰى لِسَانِهٖ، فَيَفُوزُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَ، وَبِرَفْعِ عَشْرِ دَرَجَاتٍ لَّه،، وَبِحَطِّ عَشْرِ خَطِيئَاتٍ عَنْهُ، ثُمَّ لَمْ يَغْتَنِمْهُ حَتّٰى يَفُوتَ عَنْهُ، فَحَقِيقٌ بِأَنْ يَّحْقِرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، وَيَضْرِبَ عَلَيْهِ الذِّلَّةَ وَالْمَسْكِنَةَ، وَبَاءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَمِنْ هٰذَا الْقَبِيلِ عَادَةُ أَكْثَرِ الْكُتَّابِ أَنْ يَّقْتَصِرُوا فِي كِتَابَةِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّمْزِ.

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم ہے۔ جو اللہ کے رسول اور حبیب کی تعظیم کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے عظمت عطا فرمائیں گے اور دنیاو آخرت میں اس کی شان بلند کر دیں گے۔ جو (درود نہ پڑھ کر) آپ کی تعظیم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دیں گے۔ مطلب یہ کہ کسی عاقل، بالخصوص کسی ایسے پختہ اعتقاد والے مؤمن سے یہ بات بعید ہے کہ وہ اپنی زبان پر چند کلمات جاری نہ کر سکے، جن کے بدلے وہ اللہ تعالیٰ کی دس رحمتوں کے حصول، دس درجات کی بلندی اور دس گناہوں کی معافی سے بہرہ ور نہ ہو جائے۔ پھر وہ اس غنیمت سے فائدہ نہ اٹھائے، حتی کہ درود اس سے رہ جائے۔ ایسا شخص اس بات کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کرے اور اس پر ذلت و مسکینی نازل کرے اور وہ اللہ کے غضب کے ساتھ

لوٹے۔ اکثر کاتبوں کی عادت بھی اسی قبیل سے ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود لکھنے کے بجائے اشارے پر اکتفا کرتے ہیں (شرح المشکاۃ:2/131)

ایجنڈا آئٹم نمبر:5

زینب الرٹ بل۔۔۔

اس حوالے سے کونسل کی تمام سفارشات اور ملاحظات سے اتفاق ہے۔

ایجنڈا آئٹم نمبر:6

روحانی علاج کے لیے سیمینارز کا انعقاد

عصر حاضر کی نفسیاتی اور روحانی پسماندگی کے پیش نظر یہ ایک انتہائی مناسب تجویز ہے۔ ہمارے معاشرے میں روحانیت کے نام پر جو جعلی کاروبار اور آستانے وجود میں آچکے ہیں انہوں نے روحانی پستی کے مرض میں خطرناک حد تک اضافہ کر دیا ہے۔ اس حوالے سے ناچیز کی تجویز یہ ہے کہ ایسے روحانی اجتماعات کا انعقاد محکمہ اوقاف کے باہمی اشتراک سے کیا جائے۔ بزرگان دین کے مزارات اس مقصد کے لیے بہت موزوں اور مناسب پلیٹ فارم ثابت ہوسکتے ہیں۔ ایسے اجتماعات کے مزارات پر منعقد کرنے سے صوفیاء کی حقیقی روحانی تعلیمات بھی عوام تک باحسن پہنچانے کا اہتمام ہو گا اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی نظریاتی کونسل کا تعارف بھی نہایت ہی مناسب اور موزوں انداز میں عوام تک پہنچے گا۔

ایجنڈا آئٹم نمبر:7 فوجداری ترمیمی بل 2020ء بابت مجموعہ تعزیراتِ پاکستان میں نئی دفعہ 297۔اے (بابت توہینِ میت)

1. اس حوالے سے خاکسار کی گزارش یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل بھکر میں پیش آنے والے دل خراش سانحے کو بھی پیشِ نظر رکھ کر قانون سازی کی جائے۔ اس بارے میں عدالت کے یہ ریمارکس بھی سامنے آئے تھے کہ جرم کی اس نوعیت کے بارے میں پہلے سے کوئی قانون موجود نہیں ہے اس لیے عدالت انہیں کوئی خاص سزا نہیں دے پائے گی۔ اس لیے فقط میت کے ساتھ جنسی فعل کے علاوہ میت کا گوشت کاٹ کر کھانے جیسے قبیح فعل پر سزا کی بابت بھی کونسل کو اپنی طرف سے سفارشات پیش کرنی چاہیئں۔
2. اس نکتے پر بھی بحث ہونی چاہیے کہ فساد فی الارض جیسے سنگین جرم کے مرتکب کو اگر تین دن تک پھانسی پر لٹکایا جائے تو کیا یہ توہینِ میت کے زمرے میں آئے گا یا نہیں؟ کیونکہ فقہاء نے حدِ حرابہ میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ ایسے شخص کو تین دن تک پھانسی پر لٹکا کر رکھا جائے تاکہ دوسروں کے لیے یہ عبرت کا باعث بن سے۔ ایسی سزا میں اصل چیز دوسروں کے لیے عبرت کا حصول ہے اور جب تک یہ سرعام نہ ہو اس وقت تک دیگر عوام الناس کو عبرت کے حصول کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

امام سرخسی المبسوط میں فرماتے ہیں:

"ثم يصلبهم بعد ذلك للاشتهار حتى يعتبر بهم غيرهم، وفي الصحيح من المذهب يتركهم على الخشب ثلاثة أيام ثم يخلي بينهم وبين أهاليهم؛ لأنه لو تركهم كذلك تغيروا وتأذى بهم المارة فيخلي بينهم وبين أهاليهم بعد ثلاثة أيام لينزلوهم فيدفنوهم" (9/ 196)

علامہ کاسانی بدائع الصنائع میں ذکر فرماتے ہیں:

"وقيل: إذا صلبه الإمام تركه ثلاثة أيام عبرة للخلق، ثم يخلي بينه، وبين أهله؛ لأنه بعد الثلاث يتغير؛ فيتضرر به الناس." **(7/95)**

بدایۃ المجتہد میں ابن رشد نے اس مسئلہ میں مالکیہ کے دو اقوال کا ذکر کیا ہے اور احناف کے موقف کا ذکر بغیر کسی نقد و جرح اور مخالفت کے ذکر کیا ہے۔

وَهَلْ يُعَادُ إِلَى الْخَشَبَةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ؟ فِيهِ قَوْلَانِ عَنْهُ. وَذَهَبَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ أَنَّهُ لَا يَبْقَى عَلَى الْخَشَبَةِ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ. (4/239)

الام میں امام شافعی کی بھی یہی رائے مذکور ہے کہ حرابہ کے مرتکب کو تین دن تک پھانسی پر لٹکائے رکھا جائے گا۔(6/61)

ان عبارات کی روشنی میں میری رائے یہ ہے کہ فساد فی الارض کی کسی بھی صورت کے مرتکب شخص کو اگر تین دن تک پھانسی پر لٹکائے رکھا جائے تو یہ توہین میت کے زمرے میں نہیں آئے گا اور بہتر ہے کہ میت سے جنسی جرائم کا ارتکاب کرنے والوں کو یہی سزا دی جانی چاہیے

بلکہ کم سن بچوں اور بچیوں سے جو جنسی زیادتی کے واقعات پیش آرہے ہیں ان میں بھی یہی سزا مقرر کی جانی چاہیے۔ ہمارے نزدیک معاشرے کا امن اور افرادِ معاشرہ کی عزت اور جان و مال کا تحفظ ایک فسادی اور معاشرے کو بگاڑ کا شکار کرنے والے شخص کی لاش کی حرمت سے زیادہ ہونا چاہیے۔

3. مورخہ 26 جنوری 2021 کے اجلاس میں کونسل نے جو سفارشات پیش کی تھیں ان میں 297۔ج کے تحت یہ سفارش کی گئی تھی: "جو کوئی قبر سے پوری لاش یا حصہ نکالے یا انسانی لاش کی توہین کرتے ہوئے اسے جادو گری، سحر، کالے جادو منتر یا دیگر ناجائز مقاصد کے لیے استعمال کرے گا۔"

یہاں خط کشیدہ عبارت میں "ناجائز مقاصد" کی تعیین ہونی چاہیے کہ اس سے مراد عند الشرع ناجائز مقاصد ہیں یا قانون کے نزدیک ناجائز مقاصد؟ کیونکہ اگر عند الشرع کی بات کی جائے تو پھر اکثر فقہاء کے نزدیک پوسٹ مارٹم بھی شامل ہو گا جو کہ قانوناً جائز مقصد شمار ہوتا ہے۔ یا پھر یہاں "ناجائز" کی جگہ "غیر قانونی" کا لفظ استعمال کیا جائے۔

4. اسی اجلاس میں شعبہ تحقیق کی رائے کے عنوان کے تحت لاش کی بے حرمتی پر سزا دینے کی سفارش کا ذکر ہے۔ یہاں جو بات محلِ نظر ہے وہ یہ ہے کہ گزشتہ صفحہ پر لاش کی بے حرمتی کے تحت لاش کے اعضاء کا کاروبار کرنا بھی مستوجبِ سزا جرم قرار دیا گیا ہے لیکن اس سے اگلے صفحہ پر فقط "بے حرمتی کرنا، اعضاء کاٹنا اور اس سے بد فعلی وغیرہ کرنا" کو ہی ذکر کیا گیا ہے کاروبار کا یہاں ذکر نہیں ہے۔ اس لیے میری تجویز یہ ہے کہ میت کے اعضاء کا کاروبار کرنا بھی مستوجبِ سزا جرائم کی فہرست میں شامل کیا جائے اور اس پر اگر کسی اجلاس میں مکمل بحث کی جائے تو بہتر ہو گا۔